فہرس

❖ حکمت وعبر ——— (مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی) ——— ۵

❖ اُمّتِ مسلمہ کے لیے لائحہ عمل ——— ۲۰
(سورہ آل عمران کی آیات ۱۰۲ تا ۱۰۴ کی روشنی میں)
——— ڈاکٹر اسرار احمد

❖ ہدایت القرآن (۷) ——— ۳۶
——— مولانا محمد تقی امینی

❖ سیرت وسوانح (۴) ——— ۴۳
حضرت عبد اللہ بن مبارکؒ
——— نصرت علی انیر

❖ "حیاتِ سلیمانی کا ایک اہم ورق" پر ایک نظر ——— ۵۱
——— لطیف اللہ

❖ فتنوں کی نئی فصل ——— ۶۲
——— مولانا محمد یوسف بنوریؒ

❖ چند یادیں۔ چند باتیں ——— ۶۹

لغت ——— ۷۲
——— سلیم فاروقی

❖ تبصرہ کتب ———
——— ادارہ

❖ بھارتی مسلمان اور راجیو گورنمنٹ ——— ۸۰

❖ صنفِ نازک کا مسئلہ ——— ۸۴

❖ مسلم فیملی لاز آرڈی ننس پر علماء کرام کا تبصرہ ——— ۸۹

❖ عائلی قوانین کے پردے میں ! ——— ۱۰۳
(بھارت میں ایک نئی مسلم کش مہم)
——— ڈاکٹر اسرار احمد

بسم اللہ اولہ و آخرہ

قرآن مجید کی آخری منزل

سورۃ ق ــــ تا ــــ سورۃ النّاس

دعوت الی اللہ اور اِنذارِ آخرت

کے اعتبار سے اہم ترین ہے ــ ان شاء اللہ العزیز

ڈاکٹر اسرار احمد

کا مسلسل درس قرآن جس میں کچھ عرصہ سے بے قاعدگی ہو رہی تھی
آئندہ پابندی کے ساتھ ہر ہفتہ کو بعد نماز مغرب

قرآن اکیڈمی ۳۶ کے ماڈل ٹاؤن

میں ہوگا اور آج ہفتہ ۸ رمارچ سورۃ ق کے درس کا آغاز ہوگا

خواتین کے لیے بھی اہتمام ہوگا

ع "صلائے عام ہے ..."

(Saeed)

خیرکم من تعلم القرآن و علمہ

طالبانِ علم و فہم قرآن کی سہولت کے لیے انجمن خدام القرآن نے حسب ذیل چار روٹوں پر

مفت بس سروس

چلانے کا اہتمام کیا ہے :

(۱) **رچنا ٹاون** سے شاہدرہ ، راوی روڈ ، بھاٹی گیٹ ، سیکرٹریٹ چوبرجی ، سمن آباد موڑ ، چوک یتیم خانہ ، علامہ اقبال ٹاؤن ، یونیورسٹی کیمپس ، مزھیاں ، اکیڈمی ۔

(۲) **ریلوے سٹیشن** سے لکشمی چوک ، میو ہسپتال ، جی پی او ، مزنگ روڈ ، چوک قرطبہ ، اچھرہ ، ماڈل ٹاؤن موڑ سے بی ۔ سی ۔ ڈی اور ای بلاک ہوتے ہوئے قرآن اکیڈمی ۔

(۳) **صدر بازار** سے دھرمپورہ ، گڑھی شاہو ، شملہ پہاڑی ، چیئرنگ کراس ، لارنس روڈ ، شادمان کالونی ، شاہ جمال کالونی ، جامعہ اشرفیہ ، گارڈن ٹاؤن ، مزھیاں ، اکیڈمی ۔

(۴) **آر اے بازار** سے والٹن روڈ ، پیر کالونی ، قینچی ، کوٹ لکھپت سیکٹر اے ون ۔ ٹاؤن شپ مین مارکیٹ ، فیصل ٹاؤن (فلیٹ) سے ہوتے ہوئے کے بلاک قرآن اکیڈمی ۔

{ یہ بسیں آج اپنے ابتدائی مقام سے ٹھیک پانچ بجے چلیں گی
اور درس کے اختتام پر واپس ان ہی راستوں سے جائیں گی }

مرکزی انجمن خدام القرآن ، لاہور ۔ فون : ۸۵۲۶۱۱

مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی

تزکیہ

۹ جنوری ۱۹۸۶ء کو بعد نماز مغرب جامع القرآن، قرآن اکادمی ماڈل ٹاؤن لاہور میں "تنظیم اسلامی لاہور" کے ماہانہ اجتماع میں امیر تنظیم محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی زیر صدارت جناب ڈاکٹر ابصار احمد صاحب، حافظ عاکف سعید صاحب اور مولانا سعید الرحمٰن علوی صاحب نے تربیتی نقطۂ نظر سے تقریریں کیں، جو بے حد پسند کی گئیں۔ مولانا علوی صاحب کا زیادہ حصّہ تحریر کی شکل میں تھا جس میں بعض اضافے انہوں نے بعد میں کئے۔ اور اس پر نظرِ ثانی بھی کی۔ یہ تحریر بصد مسرّت شاملِ اشاعت کی جا رہی ہے۔

(ادارہ)

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ـــ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

یہ آیت کریمہ سورۂ بقرہ کی ہے۔ اس کا نمبر ۱۲۹ ہے۔ جناب خلیل اللہ علیہ السلام نے جب اپنے فرزند ذبیح اللہ علیہ السلام کی معیت و رفاقت میں کعبۃ اللہ کی تعمیر کی تو اس وقت اپنے رب کے حضور کچھ دعائیں کیں، جن میں سے ایک دعا کا ذکر اس آیت میں ہے۔ جس کا ترجمہ مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ کیا کہ ـــــ

> "اور خدایا (اپنے فضل و کرم سے) ایسا کیجیو کہ اس بستی کے بسنے والوں میں تیرا ایک رسول پیدا ہو، وہ تیری آیتیں پڑھ کر لوگوں کو سنائے، کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور (اپنی پیغمبرانہ تربیت سے) ان کے دلوں کو مانجھ دے، اے پروردگار بلاشبہ تیری ہی ذات ہے جو حکمت والی اور سب پر غالب ہے!"

اللہ تعالیٰ نے ان کی سبھی دعاؤں کو قبول کیا اور یہ دعا جس میں ایک عظیم المرتبت رسول کی بعثت کی درخواست تھی اسے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلّم کی بعثت کی شکل میں قبول

فرمایا: خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے:

ان نفرًا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالوا لہٗ یا رسول اللہ اخبرنا عن نفسک؟ قال نعم! انا دعوۃ ابی ابراہیم و بشریٰ عیسیٰ (القرطبی ص۱۳۱ - ج ۲)

(ترجمہ) "صحابہ کرام میں سے کچھ حضرات نے درخواست کی کہ ہمیں اپنے متعلق کچھ بتلائیے، تو آپؐ نے فرمایا: ہاں! میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور اپنے بھائی عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔"

ایک روایت میں اس کے بعد ایک لفظ اور بھی ہے کہ "ورؤیا امی" (اور میں اپنی والدہ محترمہ کا خواب ہوں۔

اور خود قرآن عزیز نے تین مقامات پر حضور اقدس علیہ السلام کی بعثت کا ذکر کیا تو ٹھیک ٹھیک اسی انداز سے اور جن خصائل کے مالک نبی کی درخواست سیدنا خلیل اللہ نے کی تھی، انہی کا ذکر کر کے بعثت رسول سے خلقِ خدا کو آگاہ کیا۔ ایک آیت سورۂ بقرہ ہی میں ہے۔ جس کا نمبر ۱۵۱ ہے دوسری آلِ عمران میں ہے جس کا نمبر ۱۶۴ ہے اور تیسری الجمعہ میں ہے۔ جس کا نمبر ۲ ہے۔ اس کے الفاظ ہیں۔

ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ (الآیہ)

کہ وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول انہی میں سے مبعوث فرمایا، جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ (ترجمہ مولانا احمد علی لاہوریؒ)

اس میں ایک لفظ "یُزَکِّیْھِمْ" آیا ہے، ہماری گفتگو اس وقت اسی کے حوالہ سے ہوگی۔

لیکن اس سے قبل "القرطبی" نے ان چار چیزوں سے متعلق جو لکھا اسے ملاحظہ فرمالیں:

ان الآیات تلاوۃ ظاھر الالفاظ، والکتاب معانی الالفاظ والحکمۃ الحکم وھو مراد اللہ بالخطاب من مطلق ومقید ومفسر ومجمل وعموم وخصوص ...... الخ (ص۱۳۱، ج ۲)

(ترجمہ) آیات کی تلاوت سے مراد قرآن عزیز کے ظاہری الفاظ کی تلاوت ہے، تعلیم کتاب کا مقصد الفاظ کے معانی کو سکھلانا ہے اور "الحکمۃ" سے مراد "الحکم" ہے

یعنی خطاب میں اللہ تعالیٰ کی مراد کو اس طرح ظاہر کرنا کہ معلوم ہو جائے کہ وہ مطلق ہے یا مقید، مفسّر ہے یا مجمل، عام ہے یا خاص۔۔۔۔۔الخ

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ " الحکمۃ " سے متعلق یہاں " مبادی تدبر قرآن " کے حوالہ سے کچھ گذارشات پیش کر دی جائیں۔

"حکمت کوئی خارجی چیز نہیں بلکہ خود قرآن کا حصّہ ہے، اس کی ایک دلیل تو یہ ہے کہ حکمت کے لئے بھی قرآن میں " یتلی " " انزل " اور " اُوحِیَ " جیسے الفاظ آئے ہیں دوسری دلیل یہ ہے کہ قرآن مجید کے دلائل و براہین کو " حکمت بالغہ " کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے اور خود قرآن کو " قرآن حکیم " کہا گیا (القمر: ۵ ، یٰسٓ: ۲) وغیرھا من الدلائل ___ لغت میں " حکمت " سے مراد وہ قوّت ہوتی ہے جو صحیح فیصلہ کا سرچشمہ ہو۔ جیسے قرآن میں حضرت داؤد علیہ السّلام کے لئے ہے۔ " اٰتَیْنٰہُ الْحِکْمَۃَ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ " (ص ، ۲۰) یعنی " ہم نے اسے حکمت دی اور فیصلہ کن بات کرنے کی لیاقت " ___ اہل عرب اس لفظ کو اس قوّت کے لئے استعمال کرتے تھے جو عقل و رائے کی پختگی اور شرافت اخلاق دونوں کی جامع ہو اور عاقل و مہذب آدمی کو حکیم کہتے ہیں۔ نیز حکمت سے مراد " فصل خطاب " بھی ہے۔ جس سے مقصود ایسی تُلی بات ہے جو عقل اور دل دونوں کے نزدیک واضح ہو۔۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اس لفظ کو اس کے اعلیٰ ترین مفہوم کے لئے استعمال کیا یعنی وحی کے لئے ، وحی کو جس طرح نور، برہان، ذکر، رحمت وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا اسی طرح لفظ " حکمت " سے بھی تعبیر کیا اور اسی پہلو سے قرآن مجید کا نام " حکیم " رکھا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکمت، کلام اور متکلّم دونوں میں پائی جاتی ہے، اس کی حقیقت وہ استحکام اور پختگی ہے جو دانشمندی پر مبنی ہو، جس طرح آگ حرارت سے معلوم کی جاتی ہے۔ اسی طرح حکمت اپنے اثرات سے پہچانی جاتی ہے۔ جب یہ کسی شخص کے اندر پیدا ہو جاتی ہے تو اس کے اندر حق شناسی کا ایک ملکہ پیدا ہو جاتا ہے، اس کی زبان سے جو بات نکلتی ہے حق نکلتی ہے اور اس سے جو فعل صادر ہوتا ہے ٹھیک صادر ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں " لقمان " حکیم کے قصّہ میں اور حدیث میں بھی اس کے اثرات بیان کئے گئے ہیں۔ یہی چیز اللہ تعالیٰ کی آنکھ اور اس کا ہاتھ ہے جس کا حدیث میں ذکر ہوا۔

۔۔۔الخ (ص ۹۹ تا ص ۱۰۵ خلاصہ)

اب آئیں " یزکیھم " کی طرف، تو " قرطبی " ہی رقم طراز ہیں کہ " اے یطھرھم من درَنَ الشرك یعنی وسخ الشرك (شرک کی گندگی و آلودگی سے انہیں پاک کرتا ہے ۔) والزکاته تطھیر :

اور ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں :

الزکوٰۃ مأخوذۃ من زکا الشی اذا نما وزاد ـــ

(جب کسی چیز میں نمو ہو اور وہ بڑھ جائے اور اس میں اضافہ ہو جائے) (تفسیر عثمانی ص۹۲)

۔اور فرماتے ہیں " رجل زکی " زائد الخیر انسان کو کہا جاتا ہے (القرطبی ص۲۴۳ ج ۲)

مولانا شبیر احمد عثمانی " تزکیہ " سے متعلق فرماتے ہیں " نفسانی آلائشوں اور تمام مراتب شرک و معصیت سے ان کو پاک کرنا اور دلوں کو مانجھ کر صیقل بنانا ۔ (تفسیر عثمانی ص۹۲)

ایک مفسر نے لکھا کہ :

" زکا " کھیتی پر بولا جاتا ہے جب اس میں نمو اور برکت حاصل ہو اور " تزکیہ " نفس کو خیرات و برکات سے بڑھانا ہے ۔ یہ بھی یاد رہے کہ فعل تزکیہ کبھی تو بندے کی طرف منسوب ہوتا ہے کہ وہ اس کے لئے اکتساب کرتا ہے جیسے سورہ الشمس کی آیت ع۹ میں ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (بیشک وہ کامیاب ہوا جس نے اپنی روح کو پاک کر لیا)

اسی طرح سورہ اعلیٰ کی آیت ع۱۴ میں ہے : قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى (بیشک وہ کامیاب ہوا جو پاک ہو گیا)

اور کبھی اس کی نسبت اللہ کی طرف ہوتی ہے کہ حقیقت میں " مزکی " وہی ہے ۔ سورہ نور کی آیت ع۲۱ کا ایک ٹکڑا ہے : وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ (اور لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے ۔)

اور کبھی یہ لفظ نبی کی طرف منسوب ہوتا ہے ۔ اس لئے کہ وہ واسطہ ہوتا ہے یعنی اس کی باتوں اور اس کے نمونہ سے تزکیہ حاصل ہوتا ہے جیسے حضور علیہ السلام سے متعلق دعا اور جواب دعا پر مشتمل آیات میں لفظ تزکیہ استعمال ہوا ۔

مولانا امین احسن اصلاحی " تدبر قرآن " میں " یُزَکِّیْھِمْ " کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ " تزکیہ کے دو مفہوم ہیں کہ پاک صاف کرنا ، نشو و نما دینا اور یہ دونوں ہی باتیں لازم و ملزوم ہیں اس لئے کہ جو چیزیں مفاسد سے پاک ہوں گی وہ فطری صلاحیتوں کے مطابق پروان بھی چڑھیں گی " ۔